

نور افشاں

قیمت سالیانہ بلا محصول عہ | حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے | قیمت سالیانہ معہ محصول لے

نمبر ۹ جلد ۴ | لودیانہ ۲ مارچ ۱۸۷۶ء | قیمت فی پرچہ ۶ پائی

قیامت قیامت روز کیا ہی عجب
سب قوم و زبان و زمانوں کے بشر
عدالت عدالت برحق ہو بہو
ایک ایک کا حساب ہوتا ہو فتوا عدل

راستباز کو عزیز اور ناراستکو ہیبت
جی اُٹھکے موجود میں عجیب گروہ حشر
لو حشر اور منصف اب ہی ہو روبرو
مسیح کا ہو فیصلہ دایم بے بدل

نور افشاں

اہل یورپ و امریکہ علم صناعی میں کامل مہارت رکھتے ہیں اور طرح طرح کی چیزیں فایدہ عام کے واسطے ایجاد کرتے ہیں جنسے انکی عقل و ذہانت و ذکاوت ظاہر ہوتی ہے۔ چنانچہ آجتک جو ہمکو انکی ایجادیں معلوم ہوئی ہیں مختلف اخبارات سے انتخاب کرکے ذیل میں درج کرتے ہیں +

ایک صندوق راگ کا ایجاد ہوا جسمیں ہر طرح کے راگ کی آواز نکلتی ہے +

امریکہ میں ایک صندوق واسطے کھانا پکانے اور اسباب ضروری کے واسطے ایجاد ہوا +

فرانسیسی آہنگر نے ایک صندوق خزانہ کچہری مقفل بطور گھڑی کے ایجاد کیا ہے کہ سوائے وقت کچہری کے کسیوقت کھل نہیں سکتا +

ایک لیمپ روشن ایسا ایجاد ہوا ہے کہ اُسکی روشنی میں رات کو تصویر کھینچ سکتے ہیں +

پیرس میں ایک کل روشنی مقناطیس واسطے شکار مچھلی کے ایجاد ہوئی ہے +

حکام فوجی پرشیا نے ایک ایسی بن مہتاب ایجاد کی کہ ڈیڑھ ہزار قدم سے زیادہ تک اُسکی روشنی میں خط پڑھا جاتا ہے +

نیویارک میں ایک کل لکھنے کی ایجاد ہوئی ہے جسکے ذریعہ سے ایک منٹ میں ساٹھ حروف لکھے جاتے ہیں اور نویسندہ اپنے ہاتھ ستار بجانے کی طرح ہلاتا رہتا ہے +

ایک کل نبض دیکھنے کی ایسی ایجاد ہوئی ہے کہ خود بخود حال نبض مریض دیکھ سکے اور شناخت ہر مرض و زبر خورانی وغیرہ معلوم ہو سکے +

لندن میں ایک شخص نے تیرنے کا تھیلا ایسا بنایا ہے کہ آدمی لیٹا بیٹھا کھڑا معہ اسباب کے جس طرح چاہے تیر سکتا ہے +

مقام ڈنڈی کے باشندوں نے ایک کل تھیلا سینے کی ایجاد کی ہے +

ایک صاحب ساکن لندن نے ایسا فرش ایجاد کیا ہے کہ اُسے سمندر میں بچھا کر جہاں تک چاہے چلا جاوے +

ایوان شاہی کے متصل پیلس میں ایک جہاز نو ایجاد ہوا پر چلنے کا طیار ہوا ہے +

ایک کاغذ ایسا بنایا گیا ہے کہ آگ سے نہ جلے اور نہ اُسکو پانی کچھ اثر کرے +

مقام کولون میں ایک آلہ ایجاد ہوا کہ مثل انسان کے حرکات سکنات حروف کی صحت تمام ادا کرتا ہے +

اہل امریکہ نے گھڑی سازی کی ایسی کلیں ایجاد کی ہیں کہ جس سے ہر روز تین سو ساٹھ گھڑیاں طیار ہوتی ہیں +

ایرلنڈ میں ایک نئی چکی دو نو پاٹ سے چلنے والی ایجاد ہوئی ہے اور تھوڑے عرصہ میں بہت آٹا پیس لیتی ہے +

ایک گھڑی ایسی ایجاد ہوئی ہے کہ اُسکے نیچے گھنٹے لکھا ہوا کاغذ لگایا جاتا ہے اور گھڑی کی کنجیاں سوراخ سے نکلکر گھنٹوں پر نشان بجنے کا کرتی ہیں +

حضور شاہزادہ پرنس آف ویلس مع نوابان و راجگان کی ملاقات سے اور ہر شہر کی عجائب و غرایب کے ملاحظہ سے فارغ ہو چکے اب ۱۳ مارچ تک صرف وادیٔ نینی تال اور نیپال کی سرحد میں شکار کھیلیں گے ۱۳ مارچ کو شکار سے فراغت پاکر بریلی میں داخل ہونگے اور وہاں سے الہ آباد اور لکھنؤ ہوتے ہوئے پانچویں مارچ کو داخل اندور ہونگے اور ۷ مارچ کو مقام بلواہ تشریف لیجاوینگے اور وہاں نظام دکھن سے ملاقات کرینگے پھر وہاں سے بمبی میں پہونچکر جہاز پر سوار ہو جاوینگے اور بخیر و عافیت لندن میں داخل ہونگے جتنے کارسپانڈنٹ اخبارات لندن کے حضور ممدوح کی ہمراہ آئے تھے سب واپس ہو گئے صرف ایک ایجنٹ متعلقہ تار برقی شاہزادہ صاحب کی ہمراہ رہیگا اور وہی شکار وغیرہ کا حال و صحت نامہ روزانہ لکھتا اور خبر پہونچاتا رہیگا +

ہمنے صیغہ منقولات میں جو خبر ہنگامہ پرواری راولپنڈی کی اخبار کوہ نور لاہور سے درج کی ہے وہ پوری پوری نقل نہیں ہے کیونکہ کوہ نور کے کارسپانڈنٹ نے بعض بعض فقرے پولیس کی نسبت طنز آمیز مستعمل کئے ہیں سو وہ فقرے ہمنے قلم انداز کر دئے +

ایک کتاب مسمّٰی بغذائے روح جسمیں ہندوستانی مسیحوں کے اُردو اشعار جناب سید صفدر علی صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ضلع ساگر نے جمع کئے ہیں اور نارتھ انڈیا ٹراکٹ سوسائٹی کی طرف سے مشن پریس الہ آباد میں طبع ہوئی ہے ہمارے پاس پہونچی - مضامین نہایت عمدہ ہیں اسکا ریویو عنقریب ہم لکھیں گے اور اس میں سے کچھ اقتباس کرکے ہدیہ ناظرین کرینگے +

بقیہ صبح کا بھولا شام کو لوٹا

بختیار اور اُسکے ہندوستانی رفیقوں کا الہ سے روانہ ہوکر ایک گاؤں میں شب باش ہونا

صبح کی روانگی کے خیال میں یوں تو سر شام ہی لیٹ گئے مگر فکر کے مارے آنکھ ایک ساعت بھر بھی نہ لگی نیند اُچٹ گئی اور کروٹیں لیتے لیتے بدن دکھنے لگے آخر مسافر ماہ تارے کو فجر کا ستارہ سمجھکر سب یار اُٹھ بیٹھے اور جوگی رہتے بھلے کہکر کمریں باندھ اپنا اپنا اسباب سنبھالنے لگے انکی ہلچل سے بھٹیاری کو بھی جاگ گئی وہ بڑے شوق کے ساتھ اُٹھکر آگ سلگا رخصتانہ حقہ بھر تینوں کو باری باری سے پلانے لگی اور بختیار سے اپنے ڈیرے کی آئندہ بیرونقی کا افسوس کرتی رہی آخر مسافروں نے اپنے اپنے بچے سنبھال ٹھنڈے کے وقت کو غنیمت سمجھ سفر کی راہ لی اور بھٹیاری رخصت کرنیکی نیت سے چند قدم ساتھ آکر اور انکو خدا کے حوالے کر واپس چلی گئی - چلتے چلتے جب صبح صادق نمودار ہوئی تو سر راہ ایک تکیہ دیکھکر ابو منصور نے بڑے ادب سے کہا کہ اگر جناب کو ناگوار نہ گذرے تو یہاں پر ٹھہر کر ذرا دم لے لیں اور حقہ کا دم لگا منہ ہاتھ دھو پھر اپنی راہ لیں بھوں نے یہ کہکر کہ نیک صلاح کا پوچھنا کیا تکیہ کے پھاٹک کا رخ کیا وہاں پر ایک پھٹی پرانی چٹائی بچھی ہوئی تھی اُسپر بیٹھ گئے اور حقہ بھر کر پینے لگے منصور تو دو چار دم لگا رفع حاجت کے لئے چلا گیا اور بختیار اور وزیر علی مزہ سے پی کر پنڈت کو وہاں بٹھا تکیہ کے گھڑے سے لوٹے بھر کر منہ ہاتھ دھونے میں مشغول ہوئے غرض اپنی اپنی ضرورتوں سے اچھی طرح فراغت پا اور تر و تازہ ہو کر پھر چل پڑے اور دھوپ کے خوف سے جلد جلد قدم اٹھانے لگے - راستہ میں بختیار نے وزیر علی کو مخاطب کرکے کہا کہ بھائی

تم اپنے آپ کو بڑے درجہ کے خوش قسمت سمجھو کہ الیسے صحیح سلامت اور باعزت نکل آئے ورنہ لوگونکی آنکھیں ہماری طرف سے اب بالکل بدلی ہوئی نظر آتی تھیں وزیر علی نے جواب دیا سچ ہے اور وجہ اسکی لوگوں کی نادانی ہے اگر وہ لوگ فرنگیوں کی خاصیت اور اُنکی اصلی حقیقت سے آگاہ ہوتے تو ہمسے اسقدر بدظن نہ ہوتے وہ محض ناواقفی کے سبب ان کافرونکو اپنا یار غار سمجھے ہوئے ہیں۔ بختیار نے کہا انگریزوں کے حالات کی واقفیت جسقدر مجھکو ہے اگر اُسکا عشر عشیر بھی عام لوگونکو حاصل ہو تو یقین ہے کہ ہندوستان میں ایک فرد بھی انگریزونکا بدخواہ نہ رہے بھائی اگر صاف دل کے ساتھ غور کرو تو انگریزونکی نیت اس ملک کی نسبت عین صواب پر مبنی ہے اور جہاں تک دیکھو رعیت کی بہتری اُنکے پیش نظر ہے بڑے بڑے درجہ والے انگریز کی منہہ بولی بات کہتا ہوں کہ ولایت کے تمام انگریزونکی دلی تمنا یہہ ہے کہ خدا کرے ہم میں اور ہندوستانیوں میں اچھی طرح میل جول ہو جاوے تاکہ ہندوستان بھی انگلستان کی طرح سب خوبیوں اور شائستگیونکا سرچشمہ بن جاوے اور اسکی سرزمین جو چند عرصہ سے لوگونکی عدم توجہی کے سبب خشک ہو رہی ہے سنہری پھل پھولوں سے از سر نو لہلہانے لگے تب ہندوستان کے لوگ بھی جان جاویں کہ انگلستان کا بادشاہ اور وہاں کے امیر امرا کس دل سے ہمکو پیار کرتے اور ہماری بہبودی کے مشتاق ہیں اور حقیقت میں اگر غور سے دیکھا جاوے تو انگریزوں نے اس ملک میں ہماری بہبودی کی مضبوط بنیادیں ڈال دی ہیں اب اُسپر ترقی کرنا یا نہ کرنا ہمارا اختیار ہے اور اگر اپنی بہبودی ہم آپ نہیں دیکھ سکتے یا دیدہ و دانستہ اُسکو نظر انداز کرتے ہیں تو اسمیں انگریزونکا کیا قصور ہے گر نہ بیند بروز شپرہ چشم * چشمۂ آفتاب را چہ گناہ ۔ وزیر علی گھبراکر بولا تم تو یار انگریزونکے ہاتھ میں بن مول بکے ہوئے معلوم دیتے ہو انکی تعریف کے سوا تمکو اور کوئی بات نہیں سوجھتی کیا اُنہوں نے تمپر کوئی جادو کر رکھا ہے جو ہر وقت تمہارے سر پر چڑھکر بولتا ہے سوچنے کی بات ہے کہ تم اُنکے نوکر نہ چاکر نہ اُنسے لینا نہ کچھ دینا اپنے ہاتھ پاؤں ہلاکر روٹی کماتے ہو اور گھر بیٹھکر کھاتے ہو اپنے ہی لوگوں میں پیدا ہوئے پلے ہو اور اُنہیں میں بود و باش کرتے ہو پھر انگریزونکا نام ناحق زبان پر کیوں جاری ہے سچ بتلاؤ کہیں باپ دادے کا مذہب چھوڑ در پردہ عیسی کا کلمہ تو نہیں پڑھتے مگر ہمکو کسی کے باطن سے کیا غرض جب تک تم ظاہر مسلمان ہو تب تک تمپر کسیطرح کا شک نہیں ہو سکتا ہمارا عمل ظن المؤمنین خیراً پر ہے افسوس ہے تو صرف یہہ کہ میرے اسقدر سمجھانے سے بھی آپ کچھ نہ سمجھے اور نہ میں اپنی کوشش سے آپ کو کچھ سمجھا سکا آپکو یہہ بھی تو نہ معلوم ہوا کہ میں تمسے کسقدر الفت رکھتا ہوں اور تمہیں فرنگیوں کے پنجے سے چھڑانے میں کیا کیا سعی کر رہا ہوں خیر کل مرے پرسوں ہوا تھا یقین ہے کہ کبھی نہ کبھی تو تمہاری آنکھیں کھلینگی صبح کا بھولا اگر شام کو بھی لوٹ آوے تو اُسے بھولا نہ جانئے *

اسی گفتگو میں آٹھ دس کوس اور نکل گئے اور چلتے چلتے ایک گاؤں میں پہونچے جو عین سر راہ واقع تھا پنڈت جی بولے کیا آپ لوگ آج ہی پٹیالہ کا سفر طے کرنا چاہتے ہیں ہمیں بھی ہماری لاتیں تو فولاد کی بنی ہوئی نہیں ہیں اور نہ اور زیادہ دھوپ کی برداشت ہو سکتی ہے بہتر تو یہہ ہے کہ آج اسی گاؤں میں ٹھہر جاؤ اور خدا نے خیر کی تو کل بڑی فجر کے تڑکے اُٹھکر اپنی راہ لو بختیار نے کہا بہت اچھا ہمکو دوستوں کی خوشی میں خوشی ہے مگر کوئی اچھا سا تکیہ یا اوتاری کا مکان دیکھ لو اور وہاں اُتر پڑو * باقی آئندہ

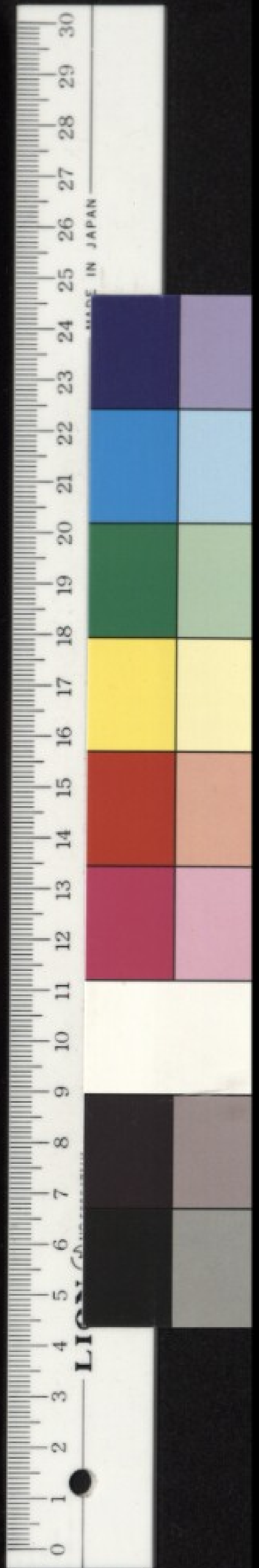
التماس

فرض کرو کہ اگر کوئی شخص ثابت کرے کہ انجیل بالکل بدل گئی یا وہ کتاب الہام سے نہیں لکھی گئی۔ اور بالکل ماننے کے لایق نہیں ہے۔ تو بھی عیسائی مذہب قائم رہیگا۔ اسبات سے تعجب نہ کرو کیونکہ عیسائی دین کا قیام صرف انجیل پر موقوف نہیں ہے جب ایک چیز ایک چیز سے پیشتر ہے تو پہلی چیز پچھلی چیز کی محتاج نہیں ہے اسی طرح عیسائی دین انجیل سے پیشتر ہے وہ بھی اُسکا محتاج نہیں۔ پونے اُنیس سو برس گذرے کہ عیسی دنیا میں آیا اُسنے اپنے شاگردوں کو جمع کیا۔ انکو سکھلایا۔ اور اُن میں سے ۱۲ کو حواری مقرر کیا کہ وے سب جگہہ جاکر کے شاگرد کریں بپتسما دیویں اور کلیسیا کی بنیاد ڈالیں۔ اور اُس نے اُن سے وعدہ کیا کہ خدا کی روح تمپر نازل ہوگی اور تم کو میری سب باتوں کی نسبت یاد دلاویگی۔ اُسکے حکم کے بموجب وے چلے گئے۔ منادی کی بپتسما دیا۔ اور کلیسیا کو مقرر کیا۔ اور اسلئے کہ لوگ اس تعلیم کو یاد کریں اُنہوں نے کتابیں لکھیں۔ بس اس سے واضح ہوتا ہے کہ دین عیسوی انجیل کے لکھے جانے کے پیشتر تھا اور اُن پر موقوف نہیں۔ اور اگر ہمارے پاس یہہ کتاب بھی نہ ہو تو بھی ہمارا دین سچا ہے۔ اور ہم اس دعوی کو ثابت کرتے ہیں *

ہم تواریخ سے جانتے ہیں کہ قریب اٹھارہ سو برس کے گذرے کہ عیسی مسیح یہودیوں کے بیچ منادی کرتا تھا اور یہہ دعوی کرتا تھا کہ میں وہی مسیح ہوں جسکا ذکر تمہارے نبیوں نے کیا اور اُنکا ذکر کیا ہوا مجھہ پر پورا ہوا۔ بہت یہودی آج تک تمام دنیا میں ہیں جو اس بات کا اقرار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم لوگوں نے اُسکو صلیب دلوایا کیونکہ وہ فریبی تھا سچا مسیح نہ تھا۔ اور آج تک بہت داستانیں عیسائی بزرگوں کی لکھی ہوئی موجود ہیں۔ اُن سے خوب معلوم ہوتا ہے کہ مسیح نے کیا دعوی اپنے حق میں کیا تھا جب ہم ان باتوں کو یہودی نبیوں کی پیشین گوئی کے ساتھ مقابلہ کرتے ہیں تو ہم کو خوب معلوم ہوتا ہے کہ عیسی وہی مسیح تھا جسکا ذکر اُن نبیوں نے کیا۔ اگر کوئی ان باتوں کو دریافت کرنا چاہے تو وہ اُن نبیوں کی کتابوں اور عیسائی بزرگوں کی کتابوں سے معلوم کرے۔ پھر یہہ بھی عیسائیوں یہودیوں اور بت پرستوں کی کتابوں سے

دریافت ہوتا ہے کہ جب عیسیٰ دنیا میں تھا تو وہ نیک تعلیم دیتا تھا۔ اور لوگوں کو بطور نصیحت کہتا تھا کہ تم کو مناضرور ہی برانے دستوروں اور عادتوں کو چھوڑ دو اپنے دشمنوں کے قصوروں کو معاف کرو۔ اُن سے محبت کرو حلیم اور رحیم دل ہو ہر طرح کی تکلیف میں صبر کرو۔ اور یہہ بھی اُن سے کہا کہ ہر جگہہ میں لوگ تم سے دشمنی کرینگے تم کو اپنی مجلسوں سے نکالینگے اور تم کو مار ڈالیں گے اور سمجھینگے کہ خدا کی بندگی کرتے ہیں یہہ تمام باتیں تواریخ سے ثابت ہوتی ہیں کہ اسیطرح ہوئیں کہ جہاں کہیں حواری جاتے تھے بہت سے لوگ ایمان لاتے تھے اور بت پرستوں کے ہاتھ سے اُن کے ساتھ بھی یہی سلوک ہوتا تھا۔ اور ہر ایک رومی سلطان چاہتا تھا بلکہ بہت کوشش کرتا تھا کہ تمام عیسائی مقتول کئے جاویں یا کہ اُن کے ایمان کو ڈرانے سے برباد کریں۔ لیکن جس قدر وے اُن پر ظلم کرتے تھے اُسیقدر عیسائی دین بڑھتا جاتا تھا۔ اور لوگ زیادہ زیادہ ایماندار ہوتے جاتے تھے۔

آخرکار یہہ مثل مشہور ہو گئی کہ شہیدوں کا خون کلیسیا کا بیج ہی۔ اگر وہ لوگ عیسائی مذہب کو برحق نہ جانتے۔ تو اتنی تکلیف نہ اُٹھاتے۔ اُنہوں نے خدا کا فضل اُس میں اپنے دلوں میں پایا۔ اور تجربہ سے بھی دریافت کیا کہ یہہ دین سچا ہی اور اِس سبب سے دنیا کی تمام چیزوں کو ہیچ سمجھتے تھے کہ مسیح سے نجات حاصل کریں۔ اسواسطے وہ ہر طرح کی تکلیف اور بےعزتی اور موت کو خوشی سے برداشت کرتے تھے اور جتنی اُن پر زیادہ سرزنش ہوئی اُتنا ہی وے زیادہ ایماندار ہو گئے دیکھتے تھے کہ حواریوں کے معجزے دیکھکر ہم ایماندار ہوتے جاتے ہیں اگر کوئی کہے کہ ہم بھی جانتے ہیں کہ اصلی دین سچا تھا مگر وہ تبدیل ہو گیا تو ہم کہتے ہیں عزیز و عیسائی بزرگوں کی کتابوں سے جو ہمارے پاس ہیں یعنے جسٹن مارٹر ٹرٹلین اریجن کرس اُسٹم اور اگسٹن۔ اور بہت سے بزرگوں کی کتابوں سے خوب معلوم ہوتا ہی کہ وہ بھی باپ بیٹے اور روح القدس کو مانتے تھے اور اقرار کرتے تھے کہ عیسیٰ ہمارے لئے کفارہ ہوا اُسپر ایمان لانے سے روح القدس حاصل کرتے ہیں اور نجات پاتے ہیں عیسائی دین کبھی نہیں بدلا۔ جیسا کہ لوگ جو اِس دین کی تواریخ سے ناواقف ہیں کہتے ہیں۔ اور پوشیدہ نہ رہے کہ قرآن سے بھی معلوم ہوتا ہی کہ عیسائی دین نہیں بدلا۔ اگرچہ قرآن میں لکھا ہی کہ عیسیٰ صرف نبی ہی اور وہ ہمارے گناہوں کے واسطے کفارہ نہیں ہوا تو بھی اور باتیں بہت ہیں جو اِس مقام کے ساتھ اچھی طرح ملتی ہیں اُن سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ تعلیم جسکو عیسائی اب مانتے ہیں اُن دنوں میں بھی مانتے تھے۔ مثلاً قرآن سے معلوم ہوتا ہی کہ عیسیٰ بن باپ مریم سے پیدا ہوا۔ اور اُسکا نام روح القدس ہی۔ لا الہ الا اللہ عیسیٰ روح اللہ یعنے وہ خدا کی روح ہی پھر قرآن میں اُسکی موت کا بیان لکھا ہی۔ دیکھو سورۃ المائدہ ۱۱۷ آیت ما قلت لهم الا ما امرتني به ان اعبدوا الله ربي وربكم وكنت عليهم شهيدا ما دمت فيهم فلما توفيتني كنت انت الرقيب عليهم وانت على كل شيء شهيد یعنے میں نے نہیں کہا اُن کو مگر جو تو نے حکم کیا کہ بندگی کرو اللہ کی جو رب ہی میرا اور تمہارا اور میں اُن سے خبردار تھا جب تک اُن میں رہا پھر جب تو نے مجھے بھر لیا تو تو ہی تھا خبر رکھتا اُن کی اور تو ہر چیز سے خبردار ہی۔ اور سورۃ آل عمران ۴۸ آیت اذ قال الله يا عيسى اني متوفيك ورافعك الي ومطهرك من الذين كفروا وجاعل الذين اتبعوك فوق الذين كفروا الى يوم القيمة ثم الي مرجعكم فاحكم بينكم فيما كنتم فيه تختلفون۔ یعنے جس وقت کہا اللہ نے اے عیسیٰ میں تجھکو بھر لونگا اور اُٹھا لونگا اپنی طرف اور پاک کر دونگا کافروں سے اور رکھونگا تیرے تابعوں کو منکروں سے اوپر قیامت کے دن تک پھر میری طرف ہی تم کو پھر آنا ہی پھر فیصلہ کرونگا تم میں جس بات میں تم جھگڑتے تھے۔ اور سورۃ مریم ۳۳ آیت۔ والسلام عليه يوم ولد ويوم يموت ويوم يبعث حيا۔ اور سلام اُسپر جس دن پیدا ہوا اور جس دن مرے اور جس دن اُٹھ کھڑا ہو جی کر۔ اور مسیح کے آسمان پر جانے کا ذکر ہی۔ اور اگر کوئی پوچھے کہ مسیح بن باپ کیوں پیدا ہوا۔ خدا کی روح جسم میں کیوں ظاہر ہوئی اور کیوں مر گیا۔ اور آسمان پر گیا تو اُسکا جواب یہہ ہی کہ وہ گناہوں کا ضامن ہو کر ہمارے لئے قربان ہوا۔ چونکہ وہ زندگی کا چشمہ تھا۔ مناسب نہ تھا کہ وہ موت سے مغلوب ہوئے لیکن چاہئے کہ محمدی لوگ اِن تینوں لفظوں کے معنے جو بار بار قرآن میں ہیں سمجھیں اور اِن معنوں پر بخوبی غور کریں پہلا عیسیٰ دوسرا مسیح تیسرا انجیل عیسیٰ عبرانی لفظ ہی اور اُسکے معنے بچانیوالا ہی۔ مریم ایک آدمی کی منگیتر تھی جس کا نام یوسف تھا۔ اور جب یوسف نے دیکھا کہ وہ حاملہ ہوئی اُس نے چاہا کہ اُس کو چپکے ہی چھوڑ دے۔ اُس وقت ایک فرشتے نے اُسپر ظاہر ہو کر کہا کہ اپنی بی بی کو اپنے یہاں لانے سے مت ڈر کیونکہ وہ روح القدس سے حاملہ ہی اور اُس سے ایک لڑکا پیدا ہوگا اور تو اُسکا نام عیسیٰ رکھنا۔ کیونکہ وہ اپنے لوگوں کو اُنکے گناہوں سے بچاویگا لفظ عیسیٰ کے معنے بچانیوالا ہی۔ اور یہہ نام اُسکے کام کو ظاہر کرتا ہی اور وہی نجات دہندہ ہی پھر مسیح کے معنے میں مسیح کیا گیا۔ اور یہہ وہی نام ہی جو داؤد اور دانیال نے اُسکے آنے کے پیشتر اُسکا نام رکھا تھا۔ لیکن اُنہوں نے یہہ نام اِس لئے رکھا کہ یہودی لوگوں میں یہہ دستور تھا کہ اپنے سرداروں کاہنوں اور بادشاہوں کو خوشبودار تیل سر پر لگا کر مقرر کرتے تھے تو اِس لفظ سے معلوم ہوا کہ عیسیٰ ہمارا سردار ہی۔ اور اپنی جان کو ہمارے واسطے قربان دے اور خدا سے ہماری سفارش کرے اور وہ بادشاہ ہی کہ ہمارے دلوں میں حکومت کرے اور اپنے لوگوں کی بہتری کے لئے سارے جہان پر اور سارے فرشتوں پر خواہ نیک ہوں خواہ بد سرداری کرے۔ انجیل ایک یونانی لفظ ہی جس کے ٹھیک ہجے یوانگ گیلین ہی اور اُسکے معنے خوشخبری ہی۔ اور یہہ صرف ایک کتاب کا نام نہیں ہی کیونکہ جب



وہ کتاب بھی نہیں۔ عیسیٰ نے اپنے شاگردوں کو کہا تھا کہ ساری دنیا میں جاؤ اور انجیل یعنے خوشخبری سناؤ۔ پس عیسائی دین کا نام خوشخبری ہے یعنے نجات کی خوشخبری۔ اور سب جو اسکو مانتے ہیں عیسیٰ کے وسیلہ سے راستبازی سلامتی اور حیات ابدی حاصل کرتے ہیں۔ پس جو آدمی ان تین لفظ یعنے مسیح عیسیٰ اور انجیل کو نہ صرف زبان سے بلکہ سمجھ اور دل سے بولے وہ سچا عیسائی ہے۔ اور اُسکے لئے ہمیشہ کی زندگی ہے*

منقولات

ہنگامہ پردازی سپاہیان پلٹن راولپنڈی

صاحب کوہ نور تحریر فرماتے ہیں کہ کارسپانڈنٹ صاحب راولپنڈی عنایت نامہ ۲۱۔ فروری میں ایک عجیب سانحہ حیرت انگیز لکھتے ہیں جسکو ہم ملاحظہ ناظرین اخبار کے واسطے بجنسہٖ ذیل کرتے ہیں*

وہو ہذا

۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو ۲ بجے دن کے شہر راولپنڈی میں ایک شور محشر برپا ہوا جسکو ۱۸۵۷ء کا دہلی غدر کہنا چاہئے یا لوگوں کا حملہ لو دیانہ لکھنا چاہئے بلکہ اس سے زیادہ یعنے دو کمپنی پلٹن نمبر ۲۳ پنجابی مقیم چھاونی راولپنڈی جس میں کچھ عہدہ دار بھی تھے جوق جوق شہر میں وارد ہوئے اور زیارت شاہ چراغ پر جو ایک معبدگاہ اہل اسلام کا ہے جمع ہو کر کوتوالی اندرونی سیٹی پولیس پر حملہ کیا۔ اور محرر کوتوالی اور کنسٹبلان کو زدوکوب کرتے ہوئے عام بازار کے اندر داخل ہوئے۔ جہاں تخمیناً ۲۰۔ ۲۵ دوکانیں لوٹیں اور جسقدر دوکاندار غریب مسافر آگے آئے سب کو زخمی کیا لیکن ازبس مشتاق دیدار و متلاشی سیاہ پوش پولیس کے تھے۔ یہاں تک کہ جس شخص راہ روان پر سیاہ رنگ بانات کا کوٹ باجرودی حالت نظر آتا تھا پٹھان لوگ یہہ کلمہ زبان پر لا کر دھر سو نہ اُسکے جسم پر مارتے تھے۔ دا پولیس دے۔ دقیقہ یہہ نوبت بازار کے ایک حصہ مغرب میں واقع تھی تمام شہر و بازار شمالاً جنوباً تا حد مشرق بند ہو کر ہڑتال ہو گیا تھا اور نشانات بیرونقی نمودار تھے۔ جس بیچارہ غریب کو جہاں جگہہ ملتی اپنا سر چھپاتا تھا۔ پولیس کا اُسوقت یہہ حال تھا کہ اپنی پگڑیاں ہاتھوں میں لئے ہوئے جامہ پوشیدگی کے متلاشی تھے گویا اُسوقت اہل پولیس عنقا کی طرح نایاب تھے۔ بار دیگر کوتوالی بیرونی دیہاتی پر حملہ کیا جہاں ملازمان پولیس متعینہ کوتوالی نے بخوف جان و عدم برابری تاب مقابلہ دروازہ بند کر دیا اور خود سقف پر چڑھ گئے۔ جنگیوں نے وہاں بھی خوب پتھر برسائے۔ پھر چوکی پولیس متصل کوتوالی میں جا پڑے حالانکہ وہاں صرف ایک کنسٹبل پہرہ پر تھا اُسکو زخمی کر کے چوکی چوکی پر پہونچے جہاں محافظ چوکی کو مضروب کر کر اور کتاب محصول پھاڑ پھوڑ کر لوٹ مار کرتے ہوئے صدر بازار میں داخل ہوئے۔ جہاں پانچ چھ دوکانیں صرافاں و حلوایان کی لوٹ مار کر مضروب کرتے ہوئے اندر احاطہ پلٹن کے داخل ہو گئے۔ اس واردات کے فرو کرنیکو شہر کے اندر فوراً سردار نرائن سنگھ صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر و شیخ عبدالرسول خانصاحب بہادر و مسٹر پرکنس صاحب کمشنر و سپرنٹنڈنٹ بہادر و صاحب اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس و تحصیلدار صاحب و منصف صاحب و سردار کشن سنگھ صاحب کپتان پولیس و دیگر عہدہ داران و نیز پلٹن پولیس صدر پہونچ گئے۔ الا اہالیان پلٹن کافور ہو گئے تھے اور سیٹی پولیس کا منہہ تصویر کی طرح بے نطق دکھائی دیتا تھا۔ اس معرکہ میں ۱۰۔ آدمی مضروب ہوئے جسمیں کچھ تو جاں بلب اور قریب الامان تھے تفصیل جنکی یہہ ہے*

سیٹی پولیس کے۔ نایب محرر صدر عدالت باقی لوگ دوکاندار وغیرہ۔ اور اُدھر چھاونی صدر بازار میں لفٹننٹ کرنیل ہن صاحب بہادر مجسٹریٹ چھاونی معہ جرنیل صاحب بہادر و بازار سارجن وغیرہ مفسدان کی گرفتاری میں ساعی تھے الا ایک سپاہی بھی ماخوذ نہ ہوا اور مضروبان کو بغرض معالجہ ہسپتال میں پہونچایا گیا۔ بعد ازاں بوقت ۴ بجے دن کے جناب مسٹر پرکنس صاحب بہادر کمشنر و سپرنٹنڈنٹ نے بہمراہی کرنیل ہن صاحب ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس و کپتان ٹرنبل صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ مع دیگر صاحبان کے پلٹن کو قائم کرایا اور مضروبان اور گواہان شناخت کنندگان کو بسواری بگہہ تانگے روبرو کھڑا کیا جس میں سے مضروبان و گواہان نے ایکسو تیس آدمی شناخت کئے جنکے نام اسی وقت تحریر ہو گئے۔ اور نیز بہت سے لوگ غیر حاضر تھے اب تحقیقات درپیش ہے بنا فساد کہ جسپر یہہ شگوفہ کھلا اسطرح پر ہو کہ ۱۷ فروری کو مابین پولیس اور اہالیان پلٹن کے دنگہ و فساد ہوا شہر کے لوگ و دوکاندار وغیرہ طرفین کے چھوڑانے دوڑے اسی اثنا میں بہت لوگوں کو ضربیں لگیں اور فساد فرو ہو گیا*

اُسی شب کو ۱۱ بجے ایک گروہ نامعلوم نے آٹھ دوکانوں کی سقف کو تراشا اور گڑھے ڈالے لیکن کہیں بھی سراغ دخول کا نہ پایا آخر ایک دوکان کی دیوار توڑ کر نقب لگایا جس سے بہت سے مال قسم بزازی وغیرہ کا نقصان ہوا جسکی بابت نامعلوم ہے کیونکہ مالک دوکان جلوال اپنے گھر گیا ہوا ہے اور بوقت روانگی ایک بھاری بازار کا زنگ گنج سے اُٹھا لیگئے ہیں تحقیقات درپیش ہے ملزمان نایاب ہیں۔ فقط

ہولی کا موسم آتا ہے ہندو صاحبونکو احتیاط کرنی چاہئے

پھاگن کا مہینہ آیا اور آتے ہی اُس نے نیا رنگ و روپ دکھایا یعنے بازاروں میں اہل ہنود کی مستورات کا بتقریب شادیوں کے عجب جھمیلا ہوتا ہے۔ شادیوں کا تو بہانہ ہے مگر شریروں کے لئے اب و داؤ ہے یعنے جدھر نظر کر کے دیکھو مستورات ہنود بازاروں

سی فحش گیت گاتی پھرتی ہیں۔ نہ اپنے بیگانے کی شرم ہے۔ نہ گورنمنٹ کی آئین و قوانین کا پاس ہے۔ نہ اپنی شہرت و بدنامی کا خیال ہے وائے افسوس۔ ہمارے بھائی اہل ہنود کچھ شرم نہیں کرتے ہیں۔ ہم یقیناً کہتے ہیں کہ ہمارے بھائیوں نے ہی یہہ اجازت دے رکھی ہے۔ ورنہ اُنکا کیا مقدور کہ ایسی جرات کریں کہ بازاروں اور شارع عام میں ایسے گندے اور فحش گیت گاتی پھریں۔ توبہ توبہ۔ ہم تو جانتے تھے کہ ہمارے بھائی اہل ہنود ساکنان پنجاب تعلیم سے کچھ مہذب ہو گئے ہونگے۔ مگر ہم انہیں اب تو روز افزوں پاتے ہیں۔ ہم بخوبی جان گئے ہیں کہ تعلیم نے انپر کچھ اثر نہیں کیا ورنہ یہہ ایسی بد رسوم ابتک کاہیکو مروج رہتیں جیساکہ ہم اب دیکھ رہے ہیں۔ اے پنجاب کے تعلیم یافتہ اہل ہنود خصوصاً ساکنان لاہور ہم ایسی بد رسومات کو دیکھ کر نہیں کیا خطاب دیں۔ کیونکہ تم ان اپنے ناسمجھ بھائیوں کو کچھ تربیت نہیں کرتے۔ اور ایسی بد رسوم کے اصلاح میں کمر ہمت نہیں باندھتے کیونکہ تم بھی ان ناسمجھوں کے شامل ہونے سے پورے ناسمجھ متصور ہوتے ہو۔ پس تمہیں واجب ہے کہ کوئی قومی کمیٹی کی بنا اُٹھاؤ جس سے کہ بد رسومات کی اصلاح اور قوم کے فایدے حاصل ہوں۔ اور تم بھی مہذب اور تعلیم یافتہ مثل شائستہ قوموں کی پورے جنٹلمین کہلاؤ۔ کیا تم ایسے لقب کے حاصل کرنے کی صلاحیت رکھتے ہو یا ہم پہونچاوگے۔ ذرا خواب غفلت سے بیدار تو ہو اور دیکھو کہ دوسری قومیں تم سے کیسی افضل اور شائستہ و مہذب اور باروری ہو گئی ہیں +

ہم افسوس کرتے ہیں کہ گورنمنٹ بھی اس میں کچھ مداخلت نہیں کرتی ہے۔ پس گورنمنٹ کو چاہئے کہ اس میں ضرور دست اندازی کرے کیونکہ یہہ کوئی مذہبی رسوم نہیں یعنے فحش گیت کا بکنا۔ اور شارع عام میں اُسکو استعمال میں لانا ایک عام رنج دہی کا باعث ہے۔ اب ہم اُمید رکھتے ہیں کہ گورنمنٹ ضرور اسطرف متوجہ ہوگی۔ اور ہمارے بھائی اہل ہنود بھی جلد خواب خرگوش سے بیدار ہونگے (جو اُنکے تنزل کا باعث ہے) اور اس اپنی بدنامی اور شہرت اور ندامت کے ٹیکہ کو جلد دھو ڈالینگے +

آخر میں ہم اپنے غائبانہ مہربان جناب گورنمنٹ رپوٹر صاحب کی خدمت میں ملتمس ہوتے ہیں کہ وہ اس مضمون کا ضرور ترجمہ کر کے گورنمنٹ کے ہاں پیش کریں تاکہ یہہ واہیات رسوم بند ہوں +

راقم گنپت رائے کالیتہ ٹھاگر
از وکیل ہندوستان

اخبارات مُلکی و ولایتی

فرضی راجہ رگھبیر سنگھ۔ ناصر الاخبار سے معلوم ہوا کہ دعویدار ریاست لنڈھورہ ضلع سہارنپور کا مقدمہ پھر از سر نو تحقیقات ہوگا اور اس تحقیقات کے واسطے جناب رائے شنکر داس صاحب صدر الصدور سہارنپور منتخب ہوئے ہیں۔ اور رائے صاحب نے چار ماہ کی مہلت برائے تحقیقات مقدمہ مذکورہ کے صدر سے منگائی ہے۔ نہیں معلوم کہ یہہ مقدمہ کیسا پیچیدہ ہے جو ابتک طے نہیں ہوا۔ رگھبیر سنگھ کے معاون قید ہو چکے لیکن معلوم نہیں اب کسنے اُسکو پھر اُبھار دیا ہے کہ پھر دعوی کر سب سے بڑا تعجب یہہ ہے کہ وہاں کے لوگ جنہوں نے اصلی رگھبیر سنگھ دیکھا ہے بعض اُس فرضی کو اصلی بتلاتے ہیں اور بعض فرضی اب اُمید ہے کہ ضرور یہہ مقدمہ طے ہو جاویگا +

لندن۔ ۱۸ فروری کا تار لندن خبر رساں ہے کہ وزیر اعظم انگلستان سے چند آدمیوں نے ہوس آف کامنز میں سوالات کئے۔ اُنہوں نے اُنکے جواب میں فرمایا کہ جدید خطاب جناب ملکہ معظمہ کو ملنا چاہئے۔ مسٹر لو صاحب اور مسٹر فاسٹر صاحب نے کہا کہ خطاب شہنشاہ کا اچھا نہیں ہے اسمیں خود مختاری کی بو پائی جاتی ہے +

کابل۔ صادق الاخبار میں لکھا ہے کہ امیر صاحب کا فوج کیطرف بڑا خیال ہے اور تمام اپنی قلمرو میں حکم دیا ہے کہ میں جہاد کرتا ہوں تم میرا ساتھ دو اور مدد کرو کیونکہ روس والے عنقریب مجھ حملہ کرنے والے ہیں سب لوگوں نے بڑی خوشی سے یہہ حکم مانا اور قواعد کرنی شروع کر دی خاصکر بلا لوگ جو میں اُنہوں نے ایک لاکھ آدمی دینا منظور کیا ہے اور اقرار کیا ہے کہ ہم لوگ بغیر سامان جنگ یعنے گولی باروت اور کچھ نہیں چاہتے اور نہ ہمیں لینا منظور ہے +

شاہزادہ ویلس۔ حضور شاہزادہ بہادر ۲۰ فروری کو کالاڈونگی سے نینی تال میں داخل ہوئے کچھ عرصہ تک کوہ نینی تال کے پہاڑوں میں شکار کھیلیں گے۔ بعدہ ۳ مارچ کو بریلی میں داخل ہونگے اور وہاں سے الہ آباد اور لکھنؤ ہوتے ہوئے اندور میں ۵ مارچ کو پہونچیں گے ۷ مارچ تک وہاں مہمان رہینگے پھر اسلندگاؤں اور الور میں ہو کر ۱۰ مارچ تک بمبئی میں پہونچ جاوینگے اور یہاں سے بسواری جہاز سرپس نہضت فرمائے لنڈن ہونگے +

الہ آباد میں حضور شاہزادہ صاحب کا قیام پہلے دو تین گھنٹہ تجویز ہوا تھا لیکن اب سنا ہے کہ ۷ مارچ کی شب وہیں رہینگے اور اطوار کی صبح تک رہینگے +

جناب لارڈ نارتھ بروک صاحب بہادر بھی الہ آباد میں موجود ہونگے اور جلسہ تقسیم تمغا کا ہوگا صاحب کلکٹر میرٹھ نے قریب سولہ ہزار روپیہ کے چندہ جمع کیا ہے یہہ روپیہ مساکینوں کو تقسیم کیا جاویگا

چین کے حالات سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں اب پھر خرابی ہو گئی ہے کیونکہ چند جہاز مجرہ چین کو بھیجے گئے ہیں جس سے ظاہر

ہوتا ہی کہ شاید انگلستان و چین میں کچھہ ناچاقی ہوئی ہی۔

قلات۔ بمبی گزٹ میں لکھا ہی کہ آجکل خان قلات کی بابت سرکار انگلشیہ کا یہہ منشا ہی کہ خان قلات کو ہر طرح سے مدد دیجاوے +

لنکا۔ جزیرہ لنکا کی آمدنی ۱۸۶۸ء میں ایک کروڑ ۴ لاکھ ۴ ہزار ۳ سو ۴ روپیہ کی ہوئی جسکی نسبت سال گذشتہ کے ۱۱ لاکھ ۹۰ ہزار کے بیشی ہوئی +

جنگ پراگ جو خبریں اب تک اس جنگ کے متعلق آئی ہیں اُن سے معلوم ہوتا ہی کہ یہہ جنگ ابھی ختم نہیں ہو گا کیونکہ اہل پراگ لوگ بڑے وحشی ہیں انگریزی فوج بھی انکے پیچھے خوب ہاتھہ دھو کے پڑی ہی رسد وغیرہ کی بہت قلت ہو رہی ہی +

تار برقی ۸ فروری سے معلوم ہوا کہ ریذیڈنٹ مقتول کے دو قاتل گرفتار ہو گئے ہیں دوسروں کی گرفتاری کی تجویز در پیش ہی +

شاہی کمیشن جو بردہ فروشی کے دریافت حال کیواسطے مقرر ہونیوالی تھی مقرر ہو گئی ہی +

کوہاٹ وکیل ہندوستان میں لکھا ہی کہ ایک انگریز پشاور کو ہمراہی دس سواروں کے جاتا ہوا افریدیوں کے ہاتھہ سے مارا گیا +

ان لوگوں نے پھر سر اُٹھایا ہی اور مار دھاڑ کرتے پھرتے ہیں تھوڑے روز ہوئے کہ اُنہوں نے ایک چوکی واقع حدود کوہاٹ پر حملہ کیا اور دو آدمیوں کو قتل اور تین کو مجروح کیا +

سفیر صاحب اخبار مذکور الصدر فرماتے ہیں کہ ہمکو معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہی کہ ہندوستان کے بیتھو دست اسکول مشن کے بڑے مشہور عالم و فاضل اور متکلم ڈاکٹر پادری جے۔ ایم تھوبرن صاحب سفیر ہو کر امریکہ میں جاتے ہیں تاکہ وہاں کے جنرل کانفرنس میں شریک ہوں +

کچھہ شبہہ نہیں یہہ انتخاب بہت مناسب اور موزون ہوا صاحب موصوف دینداری اور ہندوستان کی تجربہ کاریوں کے اعتبار پر بہت کم اپنا نظیر رکھتے ہیں +

پٹیالہ صاحب اخبار خیرخواہ عالم لکھتے ہیں کہ آجکل ریاست پٹیالہ میں پھر بے ترتیبی شروع ہو گئی ہی رانی صاحبہ کے ذیلدار کی گرفتاری کا حال جو پہلے ہم درج اخبار کر چکے ہیں اب اُسکی تائید میں ایک اور کارسپانڈنٹ کا خط آیا ہی کہ رانی صاحبہ متوفیہ کے مرنے کا بڑا سبب یہہ ہی تھا کہ اُنکا بھائی امر سنگھہ بے وجہ گرفتار کیا گیا صرف ایک زہر خورانی کے شبہہ میں جو مہاراجہ صاحب کے ذمہ معاندوں نے ڈالدیا تھا اُسکا گرفتار ہونا رانی صاحبہ کو شاق گذرا امر سنگھہ کا اسباب ضبط ہو گیا ہی اور اُسکی مستورات کو مجلس سواروں کی تحویل میں شہر سے نکلنے کا حکم ملا۔ سردار جان معاون دیوان معطل کیا گیا منشی نانک بخش بھی موقوف ہوا +

اجرائے ریل یکم مئی ۱۸۷۰ء سے ریلوے لائن وزیرآباد سے جہلم تک جاری ہو جاویگی +

کلکتہ۔ ۱۵ فروری کو گفتگو دربارہ مسودہ قانون سکہ ہائے ہندوستانی ریاستوں کے ہوئی تھی اسمیں مہاراجہ صاحب بنارس دونزیانگرام بھی شریک تھے۔ حضور وبسرائے نے یہہ سمجھایا کہ جو انتظام مسودہ قانون میں لکھا گیا ہی وہ ایسا ہی کہ جو رئیس چاہیں وہ اُسکے اوپر عمل کر سکیں۔ پس مناسب ہوتا ہی کہ گورنمنٹ کا سکہ ایک ہی طرح کا ہو کوئی مداخلت ہندوستانی ریاستوں میں نہیں کیجاوے یہہ امر انہیں کی مرضی پر رہے چاہیں وہ اس تجویز کے موافق برتاؤ کریں یا نکریں۔ مہاراجہ صاحب اندور نے ایک خاص گفتگو میں حضور وبسرائے پر ظاہر کیا کہ میں اپنی ریاست میں اس قاعدہ کے بموجب برتاؤ کرنا چاہتا ہوں تاکہ میری اور سرکار انگریزی کی عملداری کا سکہ ایک ہی ہو +

بمبی۔ ۹ فروری کو چیچک کا عارضہ یہاں شدت سے پھیلا ہوا ہی بہت لوگ مرتے ہیں۔ یورپین لوگوں میں ایک تھلکہ سا پڑ گیا ہی مرد و عورت دونوں ٹیکا لوا رہے ہیں +

سقوطرہ انگلشمین کلکتہ بحوالہ تار برقی خاص راوی ہی کہ وکیل سلطنت انگلنڈ نے جو مقیم عدن ہی نہایت جانفشانی و عرقریزی سے جزیرہ سقوطرہ کو سرکار انگلشیہ کے نام سے خرید کیا ہی اس جزیرے سے سرکار کا بڑا فایدہ متصور ہی اور عدن سے دریائے احمر تک سرکار کو کسیطور کا اندیشہ و خوف باقی نہیں رہا یہہ جزیرہ سقوطرہ نامی جانب شمال مشرق سرحد افریقہ واقع ہی فقط +

ایران اخبار طلسم حیرت میں لکھا ہی کہ رعایا سلطنت ایران بالکل تباہ حال ہو رہی ہی کیونکہ حکام نے جبر و رشوت ستانی پر کمر باندھہ رکھی ہی وجہ اسکی یہہ ہی کہ سلطنت ایران بالکل بے سرمایہ ہی اور خزانہ خالی +

جیپان سلطنت چین میں پھر چھیڑ چھاڑ شروع ہو گئی ہی کیونکہ بادشاہ چین کو سلطنت جیپان بحال رکھنا منظور نہیں ہی اسلئے طرفین کی فوجیں بدل قواعد و مشق و تیاری بارود گولہ میں مصروف ہیں +

معلوم ہوتا ہی کہ عنقریب لڑائی شروع ہو گی کیونکہ شاہ چین نے ایک اشتہار بدین مضمون شایع کیا ہی کہ جو افسر جیپانکی لڑائی کے وقت میدان سے منہہ موڑے گا اُسکو سزا عمر قید کی دیجاویگی +

سترا۔ ۱۹ فروری کو مقام رنگون سے بذریعہ تار برقی یہہ خبر آئی کہ مفسدوں کا مقدمہ ختم ہوا ۴۴ شخص قید ہوئے اور ۹ رہا +

سرگروہ مونگ بو کو ایک برس کی قید ہوئی اور ۱۸ آدمیونکو دس دس برس کی قید اور تین آدمیوں کو چھہ چھہ ماہ کی قید ہوئی +

اگر ایسا نہو تا تو ضرور وہانکے لوگ پھر کچھہ کئے بغیر نرہتے +

لودیانہ۔ یہاں بھی شمل اور شہروں اور چھاونیوں کے دوپہر کی توپ چلنے لگی ہی جس سے عام وخاص کو وقت کا حال معلوم ہوجاتا ہی۔ خصوصاً اُن صاحبوں کے پاس گھڑیاں ہیں اُنکو تو بہت ہی آرام ہوگیا ہی کیونکہ پہلے جنکی گھڑی بگڑا کرتی تھی تو ریلوے اسٹیشن کی گھڑی سے مقابلہ کرکے درست کیا کرتے اور جنکے مکانوں میں گھڑیاں لگی ہوئی ہیں اُنکو جیبی گھڑی والوں سے اور بھی زیادہ تکلیف تھی یعنے اُٹھا کر نہیں لیجا سکتے تھے اب دوپہر کی توپ کی آواز سُنکر درست کرلیتے ہیں +

پہلے مشہور ہوا تھا کہ جناب نواب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر ممالک پنجاب لودیانہ میں بھی قدم رنجہ فرماوینگے مگر اب ہمکو پختہ طور سے معلوم ہوا کہ صاحب موصوف یہاں تشریف نہیں لاوینگے مالیر کوٹلہ سے سیدھے نابھہ کے علاقہ میں تشریف لیجاوینگے چنانچہ صاحب ممدوح معہ لشکر کے کل مالیر کوٹلہ میں تشریف رکھتے تھے جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بھی پیشوائی کے طور مالیر کوٹلہ گئے ہوئے ہیں +

غزل

از تصنیفات حسن علی سفیر مشن نصیرآباد

ہوا رنگین تیری مدحت سے رُخ قرطاس بیاں کا
بڑھا رتبہ تیری توصیف سے کلک نیستاں کا
ہر ایک ذرہ تیرے در کا ہی رشک خسرو خاور
شہنشاہوں کو کب رتبہ ہی حاصل تیرے درباں کا
نہیں ثانی تیرا کوئی تو یکتائے دو عالم ہی۔
تیری ذات مُقدس راز ہی ایک ذات یزداں کا
ہمارے درد کا درماں ہی تو ای شافی مطلق
تیرا ایماں ہی مرہم ہمارے زخم عصیاں کا۔
رہیں سرسبز شاخیں چرچ کی عیسیٰ کے دنیا میں
پھلا پھولا رہے یارب ہر ایک گل اس گلستاں کا
رہے تا نفس میں دانہ تسبیح عیسیٰ کا۔
نہووے قطع جب تک سلسلہ اِس رشتۂ جاں کا
سفیر پُرخطا کیوں مُضطرب ہو خوف محشر سے
جب اُسکے سر پہ ہو سایہ تیری بخشش کے داماں کا

اشتہار نیلام لکڑی

چونکہ لکڑی قسم دیار درجہ دوم گدام پھلور محکمہ چوب سرکاری ڈویزن دریائے ستلج میں واقع ۱۴ مارچ ۱۸۷۶ء بروز منگل نیلام کیجاویگی لہذا بنابراں آگاہی خاص وعام یہہ اشتہار دیا جاتا ہی کہ جو صاحبان خریدنا چاہیں وقت مقررہ پر حاضر ہوکر بولی دیویں اور شرایط مندرجہ ذیل پر لحاظ رکھیں +

شرایط

اول جو شخص لکڑی نیلام میں خرید کریگا اُس سے بروقت نیلام بحساب ۲۵ فیصدی روپیہ قیمت کے دس عہ روپیہ بطور پیشگی لئے جاوینگے باقی کل قیمت اندر عرصہ دس یوم کے لی جاویگی اگر اندر عرصہ دس یوم کے کل قیمت خریدکنندہ ادا نکریگا تو جو روپیہ پیشگی داخل ہوچکا ہی سو لکڑی کے ضبط کیا جاویگا اور وہ لکڑی پھر دوبارہ نیلام کیجاویگی +

دوم یہہ ہی کہ خریدکنندہ کو چاہئے کہ تاریخ نیلام شدہ سے اندر عرصہ پندرہ یوم کے کل لکڑی گدام سرکاری سے اُٹھالے اگر نہ اُٹھاویگا تو فی لکڑی فی یوم ایک آنہ کے حساب سے کرایہ گدام لیا جاویگا +

سیوم یہہ ہی کہ جبتک کل قیمت خریدکنندہ سرکار میں ادا نکریگا تبتک لکڑی گدام سے اُٹھا نہیں سکیگا فقط +

دستخط جناب مسٹر فنڈل صاحب بہادر
اسسٹنٹ محکمہ چوب سرکاری بمقام پھلور
مورخہ ۲۵ فروری ۱۸۷۶ء

کیفیت حفظان صحت پنجاب

ہفتہ حال میں چند اضلاع سے کاغذات وقت معین پر نہ پہنچے اسلئے رپوٹ ناتمکمل ہی مگر جن اضلاع کے کاغذات کمل آگئے اُن کی میزان کرنے سے معلوم ہوا کہ ہفتہ حال میں (۵۹۰۴) اموات درج رجسٹر ہوئیں ہفتہ گذشتہ میں (۲۰۷۰) تھیں کوئی موت مرض ہیضہ سے درج رجسٹر نہیں ہوئی (۱۳۵) اموات مرض چیچک سے درج رجسٹر ہوئیں ہفتہ گذشتہ میں (۱۲۷) تھیں صرف شہر لاہور وامرتسر وقصبہ پلول میں ہی اس مرض سے زیادہ اموات واقع ہوئیں شہر لاہور میں (۲۵) اموات وامرتسر میں (۹) اموات اِس مرض سے درج رجسٹر ہوئیں یہہ قابل بیان کرنیکے ہی کہ ٹیکا بغیر کسی خوف کے کم عمر پر بہت اچھی طرح سے لگایا گیا ہی ۱۴ روز بعد پیدایش کے ٹیکا ایک اچھے تندرست لڑکے کو حفاظت سے لگایا جاسکتا ہی جب کسی جگہہ میں مرض چیچک جاری ہو تو لڑکوں کو ٹیکا بعد ۱۴ روز پیدایش کے جہانتک جلد ہوسکے لگانا چاہئے کیونکہ جب بچوں کو چھوٹی عمر میں چیچک نکل پڑتی ہی تو اُنکے تندرست ہونے کی اُمید بہت تھوڑی ہوتی ہی اور وہ مشکل سے بچتے ہیں بغیر اسکے کہ اُنکی آنکھوں کو یا کسی اور اعضا کو نقصان پہنچے احاطہ پنجاب اچھا تندرست ہی باسوائے ضلع منٹگمری کے جسکی اوسط اموات اِبتک بڑی ہی بڑے قصبات کی تندرستی بیشتر سے اچھی ہی قصبات پلول و کرتارپور و کمالیہ میں بہت بیماری ہی جنکی اوسط اموات بحساب سالانہ فی ہزار (۰۷) اور (۶۶) و (۴۰.۱۰) ہی اوسط اموات قصبات پنجاب کی اُس مردم شماری سے کہ جو ۱۸۶۸ء میں نئی نکالی گئی ہی سوائے امرتسر وجالندھر کے کہ جہاں مردم شماری نہیں لی گئی اور جنکی اوسط اموات ۱۸۶۲ء کی آبادی پر شماری کی گئی ہی۔

مطبع امریکن مشن لودیانہ میں باہتمام پادری ویری صاحب کے چھپا